رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۷۱

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

تاریخہائے اشاعت ۷-۱۴-۲۱-۲۸

# الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

شرح قیمت چھ ماہ حال میں پیشگی لی جائے گی

(۱) عوام سے صہ
(۲) خواص سے عہ
(۳) ہندوستان سے باہر سے
(۴) غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ واللّٰہ متمّ نورہ ولو کرہ الکافرون

جلد ۱۳ | قادیان دارالامن ۷- فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۱۲ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ | نمبر ۵







مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی مالک ایڈیٹر کے چھپ کر شائع ہوا

اور بنی اسرائیل ہیں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ جیسا توریت میں لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو۔ جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری ذات کی نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں۔ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا۔ جس کا اُس نے وعدہ فرمایا ہے اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے۔ کہ یہ دُنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور ایسے وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تُم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھاوے۔ کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تُم نہیں جانتے۔ کہ وہ کس گھڑی آجاویگی۔

اور چاہئے۔ کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ✤ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔ سو تُم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکے کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ اور چاہئے۔ کہ تُم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصّہ لو۔ کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو۔ اُس لذت سے بہتر ہے۔ جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو۔ اُس فتح سے بہتر ہے۔ جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تُم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ۔ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا۔ اور کوئی دُشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تُم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذّات چھوڑ کر اپنی عزّت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تُم تلخی نہ اُٹھالوگے۔ تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاوگے۔ اور تُم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤگے۔ جو تُم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تُم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں۔ جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے۔ جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے۔ کہ اگر وہ نہیں۔ تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے۔ تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دُنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تُم دُنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو۔ تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے۔ بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تُم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا۔ بلکہ تُم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک تُم اس طرح ہلاک ہو جاوگے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تُم میں خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تُم اپنے نفس سے درحقیقت مرجاؤگے تب خدا میں ظاہر ہو جاؤگے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا

---

✤ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے۔ کہ وہ اس بات کے لائق ہے۔ کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہئے۔ کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریّت سے ایک شخص کو قایم کرونگا۔ اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو اُن دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے۔ کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

اور وہ گھر با برکت ہوگا۔ جس میں تم رہتے ہوگے۔ اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر با برکت ہوگا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کروگے۔ اور تعلق کو نہیں توڑوگے۔ بلکہ آگے قدم بڑھاؤگے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو۔ جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکوگے۔ تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اُس کی طرف دُنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور پھولے گا۔ ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائیگا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا ہوتا۔ تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دُنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جن کا قدم صدق کا قدم ہے“ +

اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ اور وہی واحد لاشریک ہے۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ اور وہی بے مثل ہے۔ جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے۔ اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے۔ تمام صفات کاملہ کا۔ اور مظہر ہے۔ تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے۔ تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے۔ ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے۔ ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور اُن کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اُسی کے ذریعے سے ہم پا سکتے ہیں۔ اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا ہے۔ اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا۔ اور اُسی سے اُس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح سے نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اُس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے۔ اور کر سکتا ہے بغیر اُن امور کے جو اُس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اُس تک پہنچنے کے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں۔ اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے

ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔ لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنے ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اُس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے۔ جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں اُمتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نبوت کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے ✤۔ اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اُس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا۔ کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امّۃ اخرجت للناس۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی۔ کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے۔ بلکہ یہ بھی نقص تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا۔ اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اُس کا سکھانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی۔ کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا۔ جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے۔ اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر اُن میں پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ اُن کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا۔ اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح اُن کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے۔ جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ یہی معنے اُس فقرہ کے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے حق میں فرمایا۔ کہ نبی اللہ و اماکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دے دی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم اس پر شاہد ہے۔ جس کے معنے آیت متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں۔ کہ خدا قیامت کے دن عیسیٰؑ سے پوچھیگا کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی۔ کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو۔ تو وہ جواب دیں گے۔ کہ جبتک میں ان میں تھا۔ تو ان پر شاہد تھا۔ اور اُن کا نگہبان تھا اور جب تُو نے مجھے وفات دیدی۔ تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے۔ تو آیت فلما توفیتنی کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دے دی اور چاہے تو ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تُو نے مع جسم عنصری مجھے آسمان پر اُٹھا لیا

بہرحال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دُنیا میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دُنیا میں آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی۔ تو اس صورت میں ممکن نہیں۔ کہ عیسیٰؑ جو خدا کا نبی تھا۔ ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا۔ کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں۔ کہ میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے۔ اور چالیس برس دنیا میں رہے۔ اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے۔ وہ نبی کہلا کر ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں۔ پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰؑ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے ورنہ وہ دروغ گو ٹھہرتے ہیں۔ تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہیں اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اُتریں گے۔ تو کیا وہ آسمان پر ہی مرینگے۔ اور آسمان میں ہی اُن کی قبر ہو گی۔ لیکن آسمان پر مرنا آیت فیھا تموتون۔ کے برخلاف ہے۔ پس اس سے تو یہ ثابت ہوا۔ کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہیں گئے۔ بلکہ مر کر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں۔ تو اور کیا ہے؟"

## اس بے دینی کی بھی کوئی حد ہے؟

ز بوئے نافہ عرفاں چوں محروم ازل بودند
پسندیدند در شان شہ خلق ایں مذلت را

یہ استمراری عادت اللہ ہے۔ کہ جب انسان کسی راستباز اور مامور کا منکر ہو کر اس کی تکذیب کرتا ہے۔ تو اس کے وبال اور نکال میں منجملہ اور لعنتوں کے جو اس پر پڑتی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے۔ کہ وہ قریباً تمام صداقتوں سے منکر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھی اس کا صحیح اور یقینی ایمان نہیں رہتا۔

✤ باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہئے۔ کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے۔ اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں۔ جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے۔ یا اُس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ

یوں لاف و گزاف سے وہ جو چاہے کہے۔

امرتسری منکر ثناء اللہ کی حالت بھی اس کے قریب پہنچ رہی ہے۔ اس کی بےباکی اور شوخی اس کی تحریروں پر تھوک دینے کا فتویٰ دیتی ہے۔

عامیانہ اور بازاری محاورات اور اصطلاحوں میں کلام کر کے اس کے گوشت پوست میں رچا ہوا معلوم ہوتا ہے اور یہ تو ممکن نہیں کہ اب وہ اس سے نکل سکے۔ مگر اب تو "زبان بگڑی تو بگڑی تھی، دہن بگڑا" والا معاملہ ہو رہا ہے۔ وہ اپنے مخالفین سے گذر کر اب انبیاء علیہم السلام کی ہتک اور توہین پر اتر آیا ہے۔ اور اگر ابھی سے اس کو درست نہ کیا گیا۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ اس کا نتیجہ خطرناک ثابت ہو۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے منہ میں آئندہ خاردار لگام دیا جاوے۔

چنانچہ اپنے ۵ فروری ۱۹۰۹ء کے اخبار کے صفحہ ۱۰ پر فتاویٰ کے نیچے سوال نمبر ۵۹ کا جواب جو اس نے شائع کیا ہے۔ وہ قابل غور ہے۔ تاکہ ناظرین پورے طور پر غور کر سکیں۔ میں اصل سوال اور جواب کو یہاں درج کر دیتا ہوں:۔

"س نمبر ۵۹۔ مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث شریف درج ہے۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من بنی آدم مولود الا یمسہ الشیطان حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنہ متفق علیہ۔ اس حدیث مبارک سے یہ معلوم ہوا۔ کہ بوقت ولادت شیطان علیہ اللعنۃ بچے کے چنگل یعنی انگلی مارتا ہے۔ . . . . . . . . . جس سے بچہ روتا ہے۔ جس سے حضرت مریم و عیسیٰ علیہ السلام مستثنیٰ ہیں۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ کل نیک و بد کے شیطان انگلی مارتا ہے۔ گویا کہ انبیاء علیہ السلام بھی اس سے مستثنےٰ نہیں ہیں۔ جن میں ہمارے پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔ اگر انبیاء علیہم السلام اس حدیث مبارک کے رو سے بری ہیں۔ تو وہ کونسی حدیث ہے؟ (سائل محمد حسین ٹھیکیدار)

ج نمبر ۵۹۔ یہ حدیث سب کو شامل ہے۔ لیکن اس میں کسی نبی یا ولی کی ہتک نہیں یہ تو ایک نابالغی بلکہ بےخبری کی حالت ہے جبکہ انبیاء سے ایسے کام بھی ہوئے ہیں جن کو انہوں نے خود ہی من عمل الشیطان کہا (حضرت موسیٰ کا قصہ یعنی قبطی یاد کرو) اس سے تو یہ بڑا نہیں۔ مگر چونکہ صحیح مذہب یہ ہے۔ کہ حالت نبوۃ میں انبیاء معصوم ہوتے ہیں (گو اس پر بھی کوئی دلیل منصوصی نہیں بلکہ استنباطی ہے) اس لئے کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔"

یہ وہ سوال اور جواب ہے۔ سوال کا جو جواب دیا گیا ہے۔ وہ کہاں تک تسلی بخش ہے۔ ناظرین خود سمجھ لیں۔

سائل پوچھتا ہے۔ کہ اس حدیث کی رو سے پھر تمام انبیاء کو مس شیطان ہوا۔ بجز مریم اور ابن مریم کے۔ مولوی فاضل کہتا ہے۔ کہ سب کو مس شیطان ہوا مگر اس میں کوئی ہتک نہیں!

**لعنت ہے ایسے اعتقاد پر اور تف ہے ایسے جواب پر** مس شیطان ہو۔ اور اس میں کسی نبی ولی کی ہتک نہ ہو؟ ڈوب مرو! بےحیاؤ! اٹھو تھوکو سرکی موری میں ایسا اعتقاد رکھ کر پھر مسلمان کہلاتے ہو۔ اور مسیح ابن مریم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دیتے ہو۔ شرم کرو!!!

اس جواب سے نہ صرف ثناء اللہ کا اعتقاد عصمت انبیاء کے متعلق ظاہر ہو گیا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کی قرآن دانی کی حقیقت بھی کھل گئی۔ میں اس پر تفصیل کے ساتھ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ سر دست یہ دیکھنا ہے۔ کہ اس ثنائی فتویٰ پر دوسرے علماء کیا کہتے ہیں۔ میں اس کو علماء کی خدمت میں بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس خیال سے نہیں۔ کہ وہ ثناء اللہ پر کوئی کفر کا فتویٰ تجویز کریں۔ بلکہ اس لئے تا معلوم ہو۔ کہ دوسرے علماء اس باب میں کیا کہتے ہیں؟

سر دست اتنا لکھ دینا ضروری ہے کہ مس شیطان کی حدیث کی تشریح اور اس پر مفصل بحث حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے اپنے رسالہ التبیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے کی ہے۔ اور وہ رسالہ اس قابل ہے۔ کہ ہر شخص اسے پڑھے۔

# خدائی گراموفون

مسٹر ایڈیسن کا دعویٰ ہے۔ کہ اس نے گراموفون ایجاد کر کے ثابت کر دیا کہ انسان سب کچھ کر سکتا ہے۔

بےجان کا بولنا ایک زمانے میں معجزہ اور دوسرے عہد میں کرامت شمار ہوتا تھا۔ آج ایڈیسن معجزہ و کرامت کا انکار کر کے یہ عجیب چیز پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ محض عقل انسان کا ظہور ہے کسی غیبی طاقت کو اس میں دخل نہیں۔

ہم ایڈیسن سے دریافت کرتے ہیں کہ عقل انسان کہاں سے آئی جس نے یہ کرشمہ ظاہر کیا؟ اس کا دارومدار بھی ایک پُراسرار طاقت پر ہے۔ پس کہہ سکتے ہیں کہ جس کرشمے کا نام ایک وقت میں معجزہ دوسرے میں کرامت تھا آجکل کے زمانے میں اسی کا نام ظہور عقل یا سائنس کا تماشہ ہے۔ تینوں ناموں کے باطنی معانی میں کچھ فرق نہیں۔

اصل میں خود انسان حضرت ایزد کا گراموفون باجہ ہے جب اس سراپا عقل و سائنس خدا کو منظور ہوا کہ آواز ہو اپنے کان سے سنئے۔ اس نے خاکی ریکارڈ بنائے۔ اور ان میں نفخت من روحی کی صدا بھر دی۔ اور پھر اس کو ایڈیسن کے موم ریکارڈ کی طرح ایک گردش میں مبتلا کر دیا۔

بعض ریکارڈ ہیں جن میں سنسکرت زبان کی روح الٰہی ظاہر ہوتی ہے اور وید کے نام سے مشہور ہوتی ہے بعض ہیں جو عبرانی و عربی کے ذریعہ سے انجیل و توریت و قرآن کہلاتے ہیں غرض خیر و شر خشک و تر مہذب غیر مہذب سب کچھ ان ریکارڈوں میں موجود ہے۔ خود میاں ایڈیسن بھی خدائی باجہ کے ایک ریکارڈ ہیں ذرا غور کریں تو ان کو بھید مل جائے۔

حسن نظامی

# اسلامی دنیا

از پیسہ اخبار

**زائرین مدینہ منورہ:-** شائقین زیارت روضہ نبوی کا قافلہ جو تقریباً ۲ ہزار حاجیوں سے مولف تھا۔ اور جن میں اکثر جاوی ہندی اور بخاری شامل تھے۔ مدینہ منورہ کو روانہ ہوا۔ سابغ کے مقام پر پہنچکر اُن کو معلوم ہوا۔ کہ بدو ان کے لوٹنے کے لیے تیار ہیں۔ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کرکے اپنی رفتار کو جاری رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ بیر حصانی تک کوئی ان کا سد راہ نہ ہوا۔ برابر منزل بہ منزل چلے جاتے تھے۔ بیر درویش کے پاس پہنچکر ان کو اطلاع ملی۔ کہ لٹیرے بدو مدینہ کے قریب ان کے انتظار میں لوٹنے کے لئے موجود ہیں۔ پس مطوفوں اور حاجیوں وغیرہ نے ایک مجلس شوریٰ منعقد کرکے فیصلہ کیا۔ کہ پہلے چند منتخب آدمی بطور ایلچی ان لوگوں کی طرف بھیجے جائیں تاکہ کسی قدر نقد و جنس دیکر ان کو راضی کر لیا جائے۔ یہ لوگ روانہ ہو گئے۔ مدینہ ابھی صرف چار گھنٹہ کی مسافت پر تھا۔ کہ بدو آن پہنچے۔ اور انہوں نے ان لوگوں کو تلواروں اور خنجروں پر آن لیا۔ یہ لوگ اپنا مال و اسباب چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اور کچھ بدوؤں کے ہاتھ گرفتار ہوئے۔ جن کی نسبت معلوم نہیں کہ اُن کا کیا حشر ہوا۔ آخر اہل قافلہ بے دل ہو گئے اکثر لوگ واپس مکہ آ گئے۔ کچھ امید زیارت پر بیر درویش پر مقیم رہے (المویّد)

**جہالت کے نتائج:-** افسوس اسلامی ممالک کے بعض حصص میں آج بھی اس جہالت کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا رہا ہے۔ جو تیرہ سو سال قبل عرب میں تھا۔ چنانچہ حال کا ایک واقعہ اس کا شاہد ہے۔ منصوریہ میں ایک لڑکے نے دیا سلائی جلا کر کسی دوسرے لڑکے پر پھینک دی۔ دوسرے لڑکے کے باپ نے اس کو سرزنش کرنا چاہا۔ تو پہلے لڑکے کا باپ بھی آن موجود ہوا۔ بات بڑھ گئی۔ فریقین کے حمایتی شامل ہو گئے۔ حتیٰ کہ ایک قبیلہ ادھر ہو گیا۔ ایک ادھر۔ معمولی تکرار نے بلوہ کی صورت اختیار کر لی۔ تین کو خطرناک زخم اور چھ کے معمولی چوٹیں آئیں۔ (المویّد)

**جلسہ جامع ازہر:-** جامع ازہر میں خدیو معظم کے عید جلوس کے موقع پر ایک بارونق جلسہ ہوا۔ نماز مغرب کے بعد طلباء اور علماء اور بزرگان دین جمع ہونے شروع ہوئے۔ شیخ الجامع صدر میں رونق افروز ہوئے۔ اور ان کے دائیں ہاتھ مفتی دیار مصر اور بائیں ہاتھ وکیل المشیخہ اور باقی علماء تشریف فرما تھے۔ مکان نہایت پُر تکلف آرائشات سے مزین تھا تبرکاً تلاوت قرآن کے بعد جناب شیخ محمد عاشور صدفی نے جلسہ کا افتتاح کیا۔ اور پھر باقی .... نے اپنے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اور خدیو معظم کے دوام دولت کے لئے دعا مانگی گئی۔ (المویّد)

**نہر زبیدہ:-** نہر زبیدہ کی مرمت کا کام جاری ہے۔ عزت پاشا جو کمیشن نہر زبیدہ کے پریسیڈنٹ ہیں۔ وادی نعمان اور اس کے نواح میں اس چشمے کے منبع کی تلاش کر رہے ہیں۔ (المویّد)

**مکہ میں ہسپتال اور دوائی خانہ:-** مصر کی طبی کمیٹی نے تجویز کیا ہے۔ کہ مکہ شریف میں ایک خیراتی شفاخانہ اور دوائی خانہ قائم کیا جائے۔ جس میں غربائے ملک کا مفت علاج ہو۔ اس قسم کی تجویزیں ہر سال ہوتی ہیں۔ مگر دیکھیں یہ قول سے فعل میں کب آتی ہے۔

**شفیق بک:-** شفیق بک مبعوث دمشق کے انتخاب نیابت پر جو اعتراضات کئے گئے تھے۔ وہ غلط ثابت ہوئے اور مبعوث مذکور داخل زمرہ مبعوثین رہیں گے۔

**ڈائرکٹر سررشتہ ڈاک:-** آستانہ کا تار مظہر ہے۔ کہ سابا پاشا سابق ڈائرکٹر سررشتہ ڈاک مصر نے سلطنت عثمانیہ کے محکمہ ڈاک و ٹیلیگراف کی اصلاح و تنظیم شروع کر دی ہے۔

**حجاج مصر:-** مصر کے امیر الحاج نے جب مکہ مکرمہ میں نزول اجلال فرمایا۔ تو بے شمار مصری حاجیوں نے اُن کا استقبال کیا اور درخواست کی کہ ہمارے سفر مدینہ کی تکالیف پر غور فرمایا جائے چنانچہ انتظام کیا گیا کہ پانی وغیرہ ضروریات کی قلت کے لحاظ سے کوئی غیر ان لوگوں کے قافلہ میں داخل نہ ہونے پائے۔ اور ان سب لوگوں کے نام ایک فہرست میں درج کئے جائیں۔ اور چند معتمد ان کی نگہبانی اور زادراہ کی بہمرسانی اور سواری کے انتظام کے لئے مقرر کئے جائیں۔ اور ان کی رفاقت میں چند اشراف یا خود امیر الحاج کا بھائی یا بیٹا کر دیا جائے۔ یہ عنایات خاص حجاج مصر کے حق میں ہیں۔ جو مردے کے لئے زندگی کی بشارت کا حکم رکھتی ہیں (المویّد)

**مکہ میں صفائی و صحت:-** پیشتر ازیں مکہ شریف میں حج کے موقعہ پر حاجی لوگ اکثر دیکھتے تھے۔ کہ خلق اللہ کے اژدحام سے صحت و صفائی کی حالت ابتر ہو جاتی تھی۔ گلی کوچوں میں جابجا کوڑا کرکٹ پھیلا ہوتا تھا۔ گندگی پائی جاتی ہے۔ کہیں کوئی لاش پڑی ہے۔ کسی جگہ کوئی بیمار مسافر جاں بلب ہے۔ مگر امسال اس کے خلاف نہایت اطمینان بخش اور تسلی افزا حالت تھی۔ گلی کوچے صاف اور سڑکیں ستھری تھیں۔ باوجودیکہ امسال حاجی بھی کثرت سے آئے تھے۔ مگر عملہ حج کی سرگرمی سے اس خلق اللہ کے آرام و آسائش میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوئی۔ حفظ صحت کا انتظام قابل ستائش تھا۔ کوئی بیمار ہو جاتا۔ تو اس کو ہسپتال پہنچایا جاتا یا کوئی تقدیر سے فوت ہو جاتا تو غسل کے

# کارخانہ اخبار الحکم کی رعایتی اور جدید کتابوں کی میعاد میں



# اضافہ

۲۰ جنوری ۱۹۰۹ء کے الحکم میں میجر زادہ ایڈیٹر کے بڑے بیٹے محمود احمد سلمہ اللہ الاحد کا ایک مضمون جو پہلا مضمون ہے نکلا ہے۔ میں اس خوشی کے شکریہ میں رعایتی کتابوں کی قیمت کی میعاد کو جو ۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء کو ختم ہوتی ہے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۰۹ء تک وسیع کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی اخبار الحکم کے پچھلے فائلوں کی قیمت میں بھی بہت رعایت کرتا ہوں۔ اخبار الحکم کے پچھلے فائل نہایت بیش قیمت اور نادر مضامین کا خزینہ ہیں۔ حضرت اقدس کے مکتوبات۔ الہامات آپ کے ملفوظات کے علاوہ بزرگان ملت کے خطبے۔ لیکچر۔ خطوط اور ایڈیٹر الحکم کے لکھے ہوئے مضامین ہیں یہ فائل اب دوبارہ نہیں چھپ سکتے۔ اس لئے جو صاحب چاہیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اخبارات کے فائل صرف ۲۵ اس قیمت پر دیئے جاوینگے جو ان کے بالمقابل درج ہے۔ تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی لیکن اخبارات کے فائل طلب کرنے والوں کو قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنی چاہئے۔ اخبار الحکم کے پرانے فائل جن کی صرف ۲۵ جلد پر رعایت ہے۔ اس کے علاوہ ہر سال کا فائل عہ سالانہ قیمت پر ملیگا۔ ۱۹۰۳ء لغایت ۱۹۰۸ء اصل قیمت جس پر فروخت ہو رہے ہیں ساٹھ روپیہ۔ رعایتی قیمت صرف پچیس روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار صرف پچیس جلدوں پر رعایت ہے اس لئے جلدی کریں

---

**مکتوبات احمدیہ جلد اوّل** حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اچھوتی اور پرانی تحریروں کے سلسلے میں بالکل نایاب اور نادر مجموعہ۔ یہ مجموعہ مکتوبات آپ کی بعثت سے پہلے کا ہے۔ میں ان کے متعلق کچھ نہیں لکھ سکتا۔ بجز اس کے کہ تصوّف اور معرفت کا نایاب خزانہ ہے۔ عجیب و غریب مضامین ان میں درج ہیں۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرۃ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ابتدا ہی سے آپ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کے لئے کس قدر جوش دل میں رکھتے تھے۔ یہ کتاب بالکل نئی چھاپی گئی ہے۔ قیمت فی جلد صرف ۸ر

**حقیقت نماز**۔ جس میں نماز کی حقیقت ارکان نماز کا فلسفہ نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ نماز کے متعلق ضروری مسائل درج ہیں۔ تین سو صفحوں پر سیر کن بحث کی ہے۔ اور آخر میں قرآن مجید کے آخری پارہ کی چند سورتوں کی تفسیر ہے۔ یہ کتاب ایسی ہے۔ کہ جس کی تالیف پر ایڈیٹر الحکم کو ناز ہے۔ قیمت فی جلد عمر رعایتی ار

**الاسماء الحسنیٰ**:۔ یہ کتاب حضرت باری عز اسمہ کی صفات اور اسمار کے متعلق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی جو تفصیل قرآن مجید میں آئی ہے اس کو بیان کیا ہے۔ قیمت ۸ر رعایتی ۶ر

**سلک مروارید ہر دو حصّہ**۔ ایک مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ جو خصوصیت سے عورتوں کے لئے حضرت حجۃ اللہ حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے ماتحت قصّہ کے پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ اور اس قدر مقبول ہوا۔ کہ تیسری مرتبہ چھاپنے کی ضرورت پڑی ۸ر ہر دو حصّہ۔ قیمت ۸ر رعایتی ۶ر

**اصلاح النظر**۔ ایک آریہ کے جواب میں حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح کے خاص حکم سے لکھا گیا۔ صرف چند جلدیں باقی ہیں۔ کوئی رعایت نہیں۔

## متفرق کتابیں

جن کی قیمت میں ۱/۴ کی رعایت کیگئی ہے۔ اصل قیمت درج ہے ۱/۴ لیا جاوے گا

**مراۃ الجہاد**۔ مسئلہ جہاد پر مبسوط اور مفصل کتاب۔ لیکھرام آریہ مقتول کے رسالہ جہاد کا دندان شکن جواب۔ تین سو سے زائد صفحوں کی کتاب۔ قیمت عہ۔

**آریہ دھرم**۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے ظاہر کر دیا ہے۔ ان اعتراضات کا جو وہ اسلام پر کرتے ہیں۔ خصوصیت سے ساتھ جواب دیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

**نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر ایک خط**۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کے اسرار پر ایک لطیف تقریر فرمائی ہے۔ اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب ردّ کیا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ قیمت ۳ر

**سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب** عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ۔ دوسری مرتبہ چھپا ہے۔ قیمت ۲ر

**فیصلہ آسمانی**۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے ہے مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۲ر

**نور القرآن حصّہ دوم**۔ عیسائیوں کا عجیب ردّ۔ قیمت ۴ر

**رپورٹ جلسہ ۱۹۰۶ء** دار الامان میں دسمبر کے اواخر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا جس میں حضرت نے تین زبردست تقریریں فرمائیں قیمت ۸ر

**خطبات کریمیہ** قیمت ۱۲ر۔ **الانذار**۔ قیمت ۲ر

**تفسیر سورہ تبت**۔ قیمت ۲ر۔ **سور السبیل نمبر ۱** ار

**نسخ ردّ شیعہ**۔ قیمت ۲ر۔ **ضرورۃ الامام** قیمت ۲ر

**قصیدہ** ضوابط الدعوۃ الحق نمبر ۲ قیمت عہ۔ **مسلمانوں کا خدا اور حضور دعا** قیمت ار۔ **نمونہ قرآن مجید** قیمت ۲ر۔ **مجموعی آمین** قیمت ۱ر۔ **دوسرا جنگ مقدس حصّہ دوم** ۲ر۔ **تحفہ احمدیہ** ار

مایوس اور درماندہ مریضوں کو مژدہ

## شربت مقوی اعصاب

اس شربت کے استعمال سے وہ قویٰ قوی ہو جاتے ہیں جن کی کمی سے مرد نامرد اور پورا ہونے سے مرد کہلاتا ہے۔ اور جب کثرت فواحشات اور مسکرات اور جوانی کی بدعنوانیاں آپ کو بے وقت آپ کو عین شباب میں لطف کی جگہ بے لطف کر دیں تو اس مرکب کو منگوا کر تجربہ کریں۔ ہر میدان میں آپ ہی غالب رہیں گے۔ آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و افکار مزید کی کثرت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کے لطف اٹھائیں۔ تو اس کو اپنی جیب میں رکھئے۔ یہ نامرد کو مرد۔ مرد کو جوان مرد بنا دیتا ہے۔ بزدل کو صاحب حوصلہ اور صاحب حوصلہ کو ممتاز ہونے کی طاقت بخشتا ہے۔ اعضاء رئیسہ۔ دل و دماغ جگر اور معدہ کو درست کرتا ہے۔ ضعف کو دور کر کے طاقتور بنا دیتا ہے سستی کو دور کر کے چست بناتا ہے۔ اعصابی طاقت اور برقی رفتار اعصاب میں اس سے پیدا ہوتی ہے۔ جو لوگ بے وقت قوت صرف کر بیٹھے ہیں اور زندگی کے واجبی مزوں سے قاصر ہو بیٹھے ہیں وہ اس کے چند روزہ استعمال سے اپنی گمشدہ قوت کو واپس لا سکتے ہیں جب تک کمزور ہو کر مادہ زندگی تباہ ہو گیا ہو۔ اور تھوڑے فکر و رنج سے حاجت ادرار ہو۔ دماغ میں خیالات بیہودہ کا ہجوم رہتا ہو۔ تو اس کے پینے سے دور ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ طبیعت شگفتہ ہو اور امراض نہفتہ سے بچے رہیں۔ نیز وہ لوگ جن کو اپنے اعمال نے ٹھنڈا کر دیا ہو۔ سیاہ بڑھاپا سدراہ مقصود ہو۔ تو وہ اس کی چند خوراک کا تجربہ کریں۔ ہزاروں بیمار ایسے لوگ موجود ہیں جو کامیاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال سے حمل برقرار رہتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)

**طلائے نادر**:۔ اس کے خارجی عضلات سے مردہ عضلات زندہ ہو کر از سر نو طاقت جوانی پیدا ہوتی ہے۔ فی تولہ چار روپے

**حب خوش کن**: بقابل و بدبو شنیدہ و دید درست آید۔ درجن عاکر

**سوزاک لو و قرحہ**۔ ۲۴ گھنٹے میں تکلیف دہ علامات دور ہو کر جلن سوزش کا فور ہو۔ جسم میں طاقت و سرور حاصل ہوتا ہے۔ شربت دوا رقیمت درجہ اول للعہ۔ درجہ دوم سے

**حب دافع آتشک**۔ ان کے استعمال سے بلا منہ آئے دست مرض دور ہو کر عمر بھر کا خطرہ مٹ جاتا ہے۔ قیمت چار روپے للعہ

حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء لاہور

## سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ بہترین رشیدار کشمیری لکڑی کے ہینڈل کاک کین اور ویدر ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائیدار قیمت للعہ۔ کرکٹ بیٹ بہترین رشیدار کشمیری لکڑی کے ہینڈل کاک کین ویدر ربڑ کے بنے ہوئے میچ کیلئے نہایت عمدہ قیمت للعہ۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک جوڑ اور کین تیرہ کا قیمت للعہ۔ کرکٹ بیٹ معمولی کھیل کے لئے ہر

بچوں کے کرکٹ بیٹ ۱۳×۱۲ انگلی کے واسطے درست ایک ٹکڑے ایک سال کی لکڑی

فٹ بال عمدہ و کارآمد پائیدار اور مضبوط ۶ عہ
"  "  "  " ۵ عہ
"  "  "  " ۴ عہ
"  "  "  " ۳ عہ

کرکٹ بال گٹ سون نہایت عمدہ و مضبوط چمڑے کے ٹانکے دے ہوئے

کرکٹ وکٹیں پر بگس

فی بال للعہ — پرائس لسٹ مفت

المشتہر

مستری نظام الدین منیجر ڈیس گرے اینڈ کو شہر سیالکوٹ

ڈیئر کما لیڈ فکٹ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ کا ارسال کردہ کرکٹ بیٹ اور وکٹ وغیرہ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرا سے کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں۔ محمد احمد

## مُحبّ اطفال

دوسرا نام ہے جو

### اسکاٹس ایملشن

کو لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے۔ جو اس نے ان کے بچوں کی تندرستی بحال اور جسم قوی کیا ہے۔ وہ ایسا خوش ذائقہ ہے۔ کہ بچے اسے مزے سے لیتے ہیں۔ وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے۔ فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہیں۔ ہاتھ سے نہیں چھوٹ جاتا۔ ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا ایملشن لو جو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لندن

## سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازی۔ مضمونوں کی تیز و طراری۔ مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے۔ لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے۔ ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ۔ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ تو ایسے مختلف سالے کے متعلق ان دونوں مختلف قسم کی بیماریوں کے وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون تیار کی ہے جس کے چند دن استعمال سے امراض متعلقہ فی الفور انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہوں گے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لئے مفید ہے۔ ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہیں۔ اول نمونہ مفت منگائیے پھر شفا ہو تو طلب فرمائیں۔ قیمت فی بکس عہ

**طلاء طلسمی**۔ یہ ازالہ سالی کے اثر اور سچائی کی بے اعتدالیوں اور بدکاریوں سے پیدا امراض لاحق ہوتی ہیں۔ اور ہر مریض کو جس اوقات خودکشی تک نوبت پہنچا دیتی ہیں۔ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی بھی کھائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائیں گے۔ قیمت ۶ ماشہ۔ دو روپیہ (عہ)

**سرمہ سلیمانی**۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ اور بصارت کو بڑھانے والا۔ قیمت فی تولہ عہ

**سنون دندان**۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کر دانت مثل موتی آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس عہ

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم غلام حسین مالک کارخانہ محمدیہ طب گڑھ ضلع دہلی

## لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کیواسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد صاحب پروپرائٹر یونانی شفاخانہ موکل ضلع لاہور کی ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جن کے کمیشن و منافع سے آپ مالامال ہو سکتے ہیں اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر و مجرب المجرب کی خاصیت ہے۔ کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن ہے اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کی جائے۔ تو سرعت بخار چند منٹ میں دور اور سام دگلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلا کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے۔ یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تسہیل افادہ عام کیلئے بشرط حلفی اقرار عدم افشائے راز اس کا بنانا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عاکر۔ مگر ان لوگوں سے جو ایجنٹ ہوں گے یا سیکھنے کی غرض سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت لی جاویگی۔ نوٹ:۔ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں۔ نرخ اجرت سے مطلع فرمائیں۔

المشتہر

فتح الدین۔ کارخانہ تریاق طاعون۔ مقام موکل ضلع لاہور

# تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کے دل میں اشاعت اسلام اور اشاعت سلسلہ کے لئے جو جوش ہے۔ وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ آپکے اس الٰہی جوش ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ آپ نے طلباء میں تقریر و تحریر کا شوق پیدا کرنے کے لئے انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد رکھی۔ اور پھر اس انجمن کے اغراض و مقاصد کو وسیع کرنے کے لئے اور اس کے مفاد کا دائرہ بڑھانے کے لئے آپکے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا۔ وہ جس قابلیت اور عمدگی سے چل رہا ہے۔ اُسے ناظرین خوب جانتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامات اور پیشگوئیوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جو پورا ہو چکا ہے۔ اور اکثر ابھی پوری ہو رہی ہیں۔ ہم ان کے اظہار سے اکثر غفلت بھی کر بیٹھتے ہیں۔ اور اکثر کرتے ہیں جس کے لئے سخت شرمندہ معذرت کرتے ہیں۔ مگر یہ حصّہ بھی اللہ تعالیٰ نے اسی پاک روح کے لئے رکھا تھا۔ کہ انہوں نے عزم کیا ہے۔ کہ جب پیشگوئیاں پوری ہوں۔ اُن کو اشتہارات کے ذریعہ شائع کریں۔ چنانچہ آپ نے مندرجہ عنوان پیشگوئی کو شائع کیا ہے۔ جو ۳۱-جنوری کو نکلا ہے میں ذیل میں اس اشتہار کو درج کرتا ہوں۔ اور احباب کو اطلاع دیتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا منشاء ہے۔ کہ برادران ملت کثرت سے اس اشتہار کو شائع کریں۔ اور جس شخص کو ضرورت ہو وہ براہ راست حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب خلف الرشید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان لکھے۔ آپ اشتہار بھیجدیں گے۔ ایڈیٹر۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

## ایک تازہ نشان[1]

خدا تعالیٰ کی سنت چلی آئی ہے۔ کہ جب وہ اپنے کسی مامور کو کوئی آئندہ کی خبر دیتا ہے۔ تو وہ ایسے الفاظ میں ہوتی ہے۔ کہ اوّل اوّل انسان اسے سمجھ نہیں سکتا۔ اور بظاہر اسے ناممکن سمجھتا ہے۔ مگر وقت اسے کھول کر صاف کر دیتا ہے۔ اور وہ ایسی روشن ہو جاتی ہے۔ کہ موافق تو الگ مخالف کو بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ چنانچہ حیدرآباد کا طوفان۔ پچھلے سال کا تپ اور اٹلی کا زلزلہ بھی ایسے واقعات تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود اُن کی نسبت مدتوں پہلے خبر دے چکے تھے۔ مگر اس وقت میں ایک اور عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کی نسبت دوست و دُشمن کو توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ

حضرت مسیح موعود نے یہ الہام عام طور پر شائع کیا تھا۔ کہ "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"۔ یہ وقت وہ تھا کہ کسی کو وہم بھی نہیں گزرتا تھا۔ کہ ایران کسی ایسی سخت مصیبت کا شکار ہوگا۔ مگر خدا کا کلام پورا ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس کے بعد ہی ایران میں وقتاً فوقتاً فساد شروع ہوا۔ اور اب ایسی خبر آئی ہے۔ کہ اس الہام کے پورا ہونے میں دُشمن بھی شک نہیں کر سکتا۔ اور وہ یہ کہ بادشاہ بے بس حالت میں ہے۔ اور اپنا روپیہ اور جواہرات روس کے ملک میں بھیج دیا ہے۔ اور تمام جنوبی حصّہ ملک کا باغی ہو گیا ہے۔ اور اُس نے خود مختاری کا اعلان دیدیا ہے۔ بوشہر۔ شیراز کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ لارستان کے قومی فریق نے بہ ماتحتی سید حسین کے شاہی حکومت ترک کر دی ہے۔ شاہی فرقہ کے لوگ تبریز سے ہٹ گئے۔ لاہجان و اکبر آباد کی آبادی بھی سرکش ہو گئی۔ اب یہ ایسا کھلا اور روشن نشان ہے کہ دُشمن بھی اگر شرافت سے کام لے۔ تو انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایک شخص افترا علی اللہ کرے اور ایک ملک کی آئندہ قسمت ایسے کھلے الفاظ میں کئی سال پہلے ظاہر کر دے۔ اے حق کے طالبو! ذرا غور کرو اور ضد کو چھوڑ دو۔ ایسے کھلے نشان کو دیکھ کر تباہی اور ہلاکتوں کو کیوں بلاتے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ خدا نشان دکھانے سے تھک جائیگا۔ نہیں! نہیں!! نہیں!!! انسان تھک جاتا ہے۔ مگر خدا نہیں تھکتا۔

اگر کچھ عقل ہو۔ تو خدا سے ڈر کر توبہ کرو۔ اور مامور من اللہ کی جماعت میں داخل ہو کر اپنی عاقبت سنوار و۔ جو خدا حیدرآباد کو تباہ کر سکتا ہے۔ اور اٹلی کو ویران کیا اس کا ہاتھ تم پر نہیں پڑے گا؟ شوخی مت دکھاؤ۔ اور دیر گیرد سخت گیرد مرترا کے مقولہ کو مد نظر رکھو۔ یہ وقت ہے۔ کہ تم اپنے لئے زادِ راہ اور تقویٰ کا مال جمع کر لو۔ کیونکہ مرنے کے بعد دُنیا کے مال و جلال کام نہیں آتے۔ پس آؤ اور خدا کے قائم کردہ سلسلہ میں داخل ہو ورنہ ایسے نشان کی نظیر کسی جھوٹے نبی کے کارناموں میں دکھلاؤ۔ مگر جو کہتا ہے۔ کہ ایسا ہوتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ط۔ پس خدا کی لعنت سے بچنے کے لئے احمدیت کے جھنڈے کے نیچے پناہ لو۔ کیونکہ اب اس کے سوا کہیں مفر نہیں۔ والسلام۔

الراقم

خاکسار مرزا محمود احمد ولد حضرت مسیح موعودؑ

۳۱-جنوری ۱۹۰۹ء

# مختصر نوٹ

**شیعہ و سُنی کا اتحاد** مسلمانوں کے ان دو گروہوں میں قیام اتحاد کی تجاویز کا سلسلہ اور تحریک برابر جاری ہے۔ ہز آنر نواب لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ نے بھی اپنی تقریر میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حال میں شیعہ کانفرنس میں ہز ہائی نس رامپور نے جو تقریر کی ہے۔ وہ ان کی روشن خیالی اور بلند نظری کی ایک بدیہی دلیل ہے۔ نواب صاحب شیعہ ہیں اور اُنہوں نے شیعوں کی قائم مقام مجلس میں نہایت قابلیت کے ساتھ اس ضرورت کا احساس کیا ہے۔ مگر میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اُنہوں نے مکہ معظمہ میں حج پانچویں مصلّے کی تحریک کی ہے۔ یہ تو اتحاد کے سلسلہ کو اور بھی توڑنے والی ہے۔ اگر نواب صاحب یہ تحریک فرماتے۔ کہ چاروں مصلّوں کا ایک ہی بنا دیا جاوے۔ تو بہت موزون امر تھا۔ نہ یہ کہ ایک اور ایزاد کیا جاوے۔ بہر حال ایک ہی باپ کے ان دو بیٹوں

[1] جماعت کو چاہئے کہ اس اشتہار کو عام طور سے تقسیم کرے اور دیواروں پر چسپان کرے اور مخالفین میں خاص طور تقسیم کیا جاوے۔ اور جہاں ضرورت ہو۔ وہ لوگ مجھے لکھیں میں اشتہار بھیجدوں گا۔

میں اتحاد کی تحریک مناسب اور نہائت مبارک ہے۔ اور اگر ایسے ہی ذمہ وار اور ذی اثر لوگ اس تحریک میں حصہ لیں۔ تو اس ناممکن امر کا ممکن ہی نہیں۔ بلکہ امر واقع ہوجانا سہل تر ہے۔

## محرم کا مہینہ

محرم کا مہینہ مسلمانوں کے ہجری سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اسی مہینے میں وہ دردناک مگر تاریخ اسلام میں ایثار نفس اور صداقت پرستی کا بے نظیر واقع ہؤا۔ مسلمان بجائے اس کے کہ اس واقعہ سے کوئی سبق لیتے۔ اُنھوں نے اس کو اختلاف اور دُشمنی کے بڑھانے کا ذریعہ بنا لیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت بے شک ایک المناک واقعہ ہے۔ مگر وہ اس لئے نہیں۔ کہ ہم فقط روپیٹ لیں۔ اور واقعات کربلا کو سُن کر دو گھڑی کے لئے خیالات کے عجیب اور بے سود سلسلے میں چلے جائیں۔ اس واقعہ کو تازہ رکھو۔ مگر نہ کاغذ کے تازیوں کے ذریعہ بلکہ اپنے عمل اور قول و فعل سے۔ اس سے سبق لو۔ کہ کس طرح صداقت پر انسان جان دینے کے لئے ایک شجاعت اور قوت پا سکتا ہے۔ پاک نفسی اور ایثار کیسے اعلیٰ درجہ کے صفات ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیونکر ایک شخص اپنے قول و فعل اور ارادے اپنے تمام خیالات تک کو خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع کر کے جرأت کی نمایاں مثال بنتا ہے۔ اگر ہم اس سے یہ سبق لیں۔ تو سمجھو ہم نے کچھ حاصل کیا۔ ورنہ ہم نے وقت۔ زر اور اپنی مجموعی قوت کو ضائع کیا نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے۔

## مذہبی مناظرات میں اصلاح

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں مَیں نے مناظرات مذہبی کی اصلاح کے لئے ایک نوٹ لکھا تھا۔ ابھی تک میں دیکھتا ہوں کہ اس کی طرف توجہ نہیں ہوئی۔ ان اخبارات کا تو خصوصیت سے یہ فرض ہونا چاہیئے تھا۔ جن کو اس نوٹ میں متوجہ کیا گیا تھا کیا یہ یقین کر لیا جاوے کہ وہ ٹالریشن کے اصول کو پسند نہیں کرتے؟ نہیں مَیں ایسا قیاس سردست کرنا نہیں چاہتا پھر خاموشی کی کیا وجہ ہے؟ محض بے پرواہی۔ ایسے ضروری امور میں غفلت نامناسب اور سخت نامناسب ہے۔ اگر مناظرات کی اصلاح نہ ہوئی۔ تو مجھے اندیشہ ہے۔ گورنمنٹ کو قیام امن کے لئے شاید نوٹس لینا پڑے۔ شیعہ سُنیوں کے جھگڑوں میں آخر گورنمنٹ کو دخل دینا پڑا۔ بہر حال اگر یہ بات بھی ہو۔ تب بھی اُن لوگوں کو جو مذہبی مناظرات میں حصہ لیتے ہیں۔ خود اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

## ترجمۃ القرآن کی قبولیت

جو ترجمۃ القرآن ایڈیٹر الحکم کی ترتیب سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کی قبولیت کا دائرہ مسلمانوں سے نکل کر غیر قوموں تک بھی وسیع ہو رہا ہے۔ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان سے حال ہی میں ایک خط کے ذریعہ خاص طور پر میری اس خدمت کی قدر کی گئی ہے۔ جس کے لئے مَیں اپنے اس مہربان کو جزاک اللہ کہتا ہوں۔ آئندہ کے لئے مَیں نے یہ مناسب سمجھا ہے۔ کہ ایک پارہ کے بجائے دو دو پارے شائع ہوں۔ چنانچہ اس مہینے کے آخر تک انشاء اللہ العزیز ۲۷ و ۲۸۔ اور آخیر مارچ تک ۲۹ اور ۳۰ یکجا شائع ہو سکیں گے۔ اس میں عام خریداروں کو یہ فائدہ رہیگا۔ کہ انہیں وی۔ پی کمیشن اور محصول ڈاک میں کسی قدر رعائت ہوسکے گی۔

## ہمدردی

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ:-

"ہمدردی زندگی کے بڑے بڑے اسرار دِل میں سے ایک ہے۔ ہمدردی زندگی کو تقویت دیتی ہے اور بُرائی کو پیچھے ہٹاتی ہے۔ سنگدل سے سنگدل کو موم بنا دیتی ہے اور تمام رکاوٹوں اور مزاحمتوں کو لاچار کر دیتی ہے" ہمدردی کرنا ایک ایسا اعلیٰ اصول ہے۔ جس سے نیکوں اور پارساؤں کی ایک دُنیا بن سکتی ہے۔

سینٹ جان کا ذکر ہے۔ کہ جب یہ بہت نحیف اور ضعیف تھا۔ اور ایسا ضعیف کہ نہ اپنے پاؤں چل سکتا تھا۔ اور نہ بھی بسہولت بول سکتا۔ اس کے دوست اس کو اُٹھا کر ایک عیسائی لڑکوں کی مجلس میں لے گئے۔ یہ اُٹھا اور کہنے لگا "بچو! ایک دوسرے سے محبت کرو"۔ اُس نے پھر کہا "ایک دوسرے سے محبت کرو"۔ جب اُس سے پوچھا گیا "آپ کچھ اور نہ کہیں گے۔ تو اس نے جواب میں کہا" میں یہی مکرر سہ کرر کہتا ہوں۔ کیونکہ اگر تم اس پر عمل کروگے۔ تو پھر کسی چیز کی تم کو ضرورت نہ ہوگی"۔

یہ ایک عالمگیر سچائی ہے۔ ہمدردی اس وقت ہی ہو سکتی ہے۔ جبکہ دل میں محبت ہو۔ پریم ہو۔ اور وہ پریم بے غرضانہ۔ اور نشکام ہو۔ پھر وہ ہمدردی ایک عجیب شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ ہم جب کسی شخص سے ہمدردی کرتے ہیں۔ تو گویا اس کے دل کی حالت اختیار کر لیتے ہیں یعنی ہم اپنے آپ کو چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اور دوسرے کے جسم میں رہائش اختیار کر لیتے ہیں۔ ہم اس کی ہمدردی کرتے ہیں اُس کی مدد کرتے ہیں۔ اور اُسے ہر قسم کے دُکھ دینے والے بوجھ سے سبکدوش کرتے ہیں۔ اس وقت ہم ایک دوسرے کی دِلی حالت میں ہوتے ہیں۔ ہم یہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ دوسرے کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ اگر وہ اوداس ہے۔ تو اُس کے واسطے ہم کیسے "دل" بنیں۔ اگر وہ نحیف وکمزور ہے۔ تو اس کے واسطے کیسا "دل" درکار ہے۔ اور اگر وہ غریب اور محتاج اور بھوکا ہے۔ تو اُس کو کیسے "دل" کی ضرورت ہے۔

ہاں! اُس وقت جبکہ ہم آپ سے نکل جاتے ہیں۔ اور پُراز محبت ہمدردی کرتے ہیں۔ تو واقعی اس وقت ہماری حالت انسانوں کی سی نہیں۔ بلکہ دیوتوں اور فرشتوں کی سی ہوتی ہے۔

"سکاٹ" کہتا ہے۔ کہ سربستہ ہمدردی۔ چاندی کی زنجیر اور ریشم کی گرہ دل سے دل کو جگر سے جگر کو روح و رواں میں مسلسل کرتی ہے"۔ اس لئے میں تو صرف ایک ایسا "دل" چاہتا ہوں۔ اور اُس کا طالب ہوں۔ جو دانشمندی سے میری نگاہداشت کرے۔ اور میرا ہر طرح سے ہمدرد بنے"۔

ہمدردی نہ صرف اس کے لئے باعث برکت ہوتی ہے۔ جس کے ساتھ برتی جاوے۔ بلکہ "ہمدردی" کرنے والے کے دل میں خوشی و مسرت کے بکثرت ثمر پیدا کر دیتی ہے اور ساتھ ہی جس سے کی جاوے۔ اس کے دِل میں مہربانی اور سخاوت کی روح بھر دیتی ہے۔

ہمدردی دشمن کو دوست بنا دیتی ہے۔ اور یہی ایک اعلیٰ نیکی ہے۔

# مکررات القرآن

## یعنی

## قرآن مجید میں مکرر آئتیں کیوں ہیں؟

ایک دن نواب صدیق حسن خان کی تفسیر دیکھ رہا تھا۔ کہ اس عبارت پر نظر پڑی:۔

| | |
|---|---|
| وقد نبغت فی ھذا الزمان طائفۃ تفسر القرآن برایھا وتحذف منہ الایات المتوالیات تسمی بالنیچریۃ | اس زمانے میں ایک فرقہ پیدا ہوا ہے جو اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے اور مکرر آئتوں کو قرآن سے خارج سمجھتا ہے اس فرقہ کا نام نیچریہ (نیچری) ہے۔ |

کیا ہندوستان میں کوئی ایسا فرقہ بھی ہے۔ جو مکرر آئتوں کو خارج از قرآن سمجھتا ہو؟

بہر حال مخالفین اسلام کا قرآن مجید کے اسلوب بلاغت پر ایک یہ اعتراض ہے۔ کہ قرآن مجید میں ایک ہی قصہ مکرر سہ کرر بیان ہوتا ہے۔ ایک ہی آئت بار بار آتی ہے۔ ایک ہی بات سو سو دفعہ دُہرائی جاتی ہے۔ اس بار بار کی تکرار سے کیا حاصل؟ اس سے کلام کا لطف جاتا رہتا ہے اور کلام بدمزہ ہو جاتا ہے۔ پوری کتاب میں ایک بات کو ایک دفعہ کہدینا کافی ہے۔ قرآن مجید میں حضرت آدمؑ حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ کے قصے ہر جگہ بیان کئے گئے ہیں۔ سورہ الرحمٰن میں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ اور سورہ والمرسلات میں وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ایک ایک آئت کے بعد ہے اور بعض جگہ بالکل بے جوڑ ہے۔

لیکن یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں۔ علمائے اسلام نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔ علامہ کرمانی المتوفی ۵۰۰ھ ہجری نے ایک مستقل رسالہ اس باب میں لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی تھیوری یہ قرار دی ہے کہ قرآن میں کوئی بات مکرر نہیں۔ اس بنا پر جہاں جہاں قرآن مجید میں بظاہر ایک ہی معنے مکرر معلوم ہوتے ہیں وہاں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ ہر جگہ مختلف معنی مراد ہیں اس لئے یہ اعتراض ہی غلط ہے کہ قرآن مجید میں ایک ہی بات بار بار آتی ہے۔

مثنوی میں مولانا رومی نے اس اعتراض کا ایک اور جواب دیا ہے۔ جو گو شاعرانہ استدلال ہے۔ مگر نہایت لطیف ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم روزانہ دن رات ایک ہی کھانا کھاتے ہیں۔ اور ایک ہی قسم کا پانی پیتے ہیں لیکن ہم کو کبھی اس بات کی شکایت نہیں ہوتی۔ کہ بار بار ہم ایک ہی کھانا اور ایک ہی قسم کا پانی کیوں پیتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب ہم کھانا کھاتے یا پانی پیتے ہیں تو ہم کو ایک نئی بھوک اور نئی پیاس معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ہر وقت کے پانی میں ہم کو ایک نیا لطف ملتا ہے اور ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ یہ تو وہی پانی ہے۔ جو ہم بار بار پی چکے۔ اب اس میں کیا مزہ رہا۔ اسی طرح جو لوگ تشنۂ ایمان ہیں۔ اور جن کو سرچشمۂ ایمان کی تلاش ہے۔ اُن ہر آئت میں ایک نیا لطف حاصل ہوتا ہے۔ اور ایک نئی لذت ملتی ہے۔ اس لئے ان کو تکرار بدمزہ نہیں معلوم ہوتی۔

غرر و درر میں شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ (المتوفی ۴۳۶ھ ہجری) نے اور فوز الکبیر میں شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی مکررات قرآن پر مفصل بحثیں کی ہیں۔ لیکن اصل یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو تکراریں ہیں۔ وہ مختلف قسم کی ہیں۔ اور ان بزرگوں نے جو جوابات دیئے ہیں۔ وہ صرف خاص خاص قسم کے تکراروں کے متعلق ہیں۔ اس لئے اول ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں کس کس قسم کی تکرار ہے۔؟

قرآن مجید کو غور سے شروع سے آخر تک پڑھنے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں دو قسم کی تکرار ہے لفظی تکرار اور معنوی تکرار۔

(۱) معنوی تکرار سے یہ مقصود ہے۔ کہ ایک ہی مفہوم اور ایک ہی معنی کو خاص الفاظ کی پابندی کے بغیر بار بار کہنا قرآن مجید میں حضرت موسیٰؑ کا قصہ یا نماز کی تاکید مختلف الفاظ میں جابجا آئی ہے۔ لیکن ان معنوں کے ادا کرنے کے لئے کوئی خاص عبارت نہیں اختیار کی گئی ہے۔ بلکہ مختلف طرز اور مختلف طریقوں سے ایک ہی مفہوم کو ادا کیا گیا ہے۔

(۲) لفظی تکرار سے مراد یہ ہے۔ کہ ایک ہی مفہوم کو کسی خاص عبارت اور تکرار کے ساتھ بار بار ادا کرنا مثلاً سورہ الرحمٰن میں فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ کی تکرار۔ شریف مرتضیٰ کا جواب اسی تکرار سے متعلق ہے۔ ہم پہلے معنوی تکرار کو بیان کرتے ہیں۔

معنوی تکرار عموماً چند موقعوں پر ہے۔ بعض خاص پُر اثر قصوں کی تکرار مثلاً حضرت موسیٰؑ اور حضرت آدمؑ کا قصہ اور بعض خاص فرائض اور عقائد کی تکرار مثلاً نماز۔ توحید۔ معاد کا بیان۔ خدا کے صفات و احسانات اور مظاہر قدرت کا ذکر۔

**تکرار قصص** قرآن مجید میں جو قصے مذکور ہیں۔ وہ دو قسم کے ہیں۔ بعض قصے ایسے ہیں۔ جن کا بیان قرآن مجید میں دُہرا دُہرا کر آتا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے قصے اور بعض قصے ایسے ہیں۔ جن کا ذکر قرآن مجید میں کہیں ایک موقع پر آ گیا ہے۔ اور دوسری مرتبہ ان کا بالکل ذکر نہیں ہوتا۔ مثلاً ذوالقرنین۔ اصحاب کہف حضرت یوسف۔ حضرت یونس۔ حضرت زکریا۔ حضرت داؤد و حضرت سلیمان حضرت طالوت وغیرہ کے قصے (صلوات اللہ علیہم اجمعین)

جن انبیاء کے قصے بار بار آتے ہیں۔ وہ صرف چار ہیں حضرت آدمؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ اس کے متعلق دو باتیں قابل غور ہیں۔ اولاً یہ کہ انہیں چار انبیاء کے قصے کیوں دُہرائے جاتے ہیں ثانیاً یہ کہ ان کے دُہرانے کی ضرورت کیا ہے؟

سب سے پہلے ہم کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ کہ قرآن مجید میں اس کثرت سے قصے کیوں مذکور ہیں؟ اصل یہ ہے۔ کہ انسان کی فطرت میں یہ داخل ہے۔ کہ وہ غیروں کے حالات اور سرگذشت سے بالطبع نصیحت حاصل کرتا ہے۔ اور متاثر ہوتا ہے۔ اس بنا پر قرآن مجید میں اور تمام کتب سماوی میں جابجا قصے مذکور ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہے۔ کہ قومیں خدا کی نافرمانی سے کسقدر مبتلائے آلام ہوتی ہیں۔ اور نیک نفس قوموں کو خدا کسقدر عروج اور راحت عطا کرتا ہے۔ لیکن

چونکہ اس قسم کے قصّے جب تک بار بار کان میں نہ ڈالے جائیں۔ اُن سے صحیح عبرت اور کامل اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے قرآن مجید میں ایسے عبرت ناک قصّے بار بار دُہرائے جاتے ہیں۔ ایک بڑی وجہ ان قصوں کے تکرار کی یہ ہے۔ کہ جس طرح ایک دلیل مختلف دعووں پر اثر کرتی ہے ایک قصّے سے مختلف نتائج مستنبط ہوتے ہیں۔ اور متعدد موقعوں سے اُن سے استشہاد پیش کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہر جگہ ان قصّوں کے اعادہ سے مختلف نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ کا قصّہ قرآن میں بار بار آیا ہے۔ مگر غور کرو۔ ہر جگہ ایک جدید نتیجہ کی طرف اس سے اشارہ کیا گیا ہے۔ کہیں تو حضرت موسیٰؑ کا قصّہ اظہار قدرت کے موقعہ پر بیان کیا گیا ہے۔ کہیں بنی اسرائیل پر اس قصّہ سے خدا نے اپنے احسانات کا اظہار کیا ہے۔ کہیں نافرمان قوموں کی ہلاکت پر اس قصّہ سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کہیں اس سے بنی اسرائیل کی شرارت اور کفران نعمت ثابت کیا گیا ہے۔ کہیں اس قصّے کے ذریعہ سے سچّے نبی اور جھوٹے لوگوں میں خدا نے فرق بتایا ہے۔ کہیں اس سے خدا نے حضرت موسیٰؑ پر اظہار احسان کیا ہے۔ کہیں اس سے فرعون کے کفر اور غرور اور نخوت کا تذکرہ مقصود ہے۔ کہیں اس سے انسان کی فطرتی کمزوری کا اظہار کیا گیا ہے۔ حضرت آدمؑ کے قصّہ سے خدا کے احسانات انسان کی کمزوری۔ نفس امّارہ کی شرارت۔ نوع انسان کی عظمت غرور کی مذمت۔ مختلف باتوں پر استدلال ہو سکتا ہے۔

غرضکہ تم اس سے نتیجہ نکال سکتے ہو۔ کہ صرف ایک قصّے سے کس قدر مختلف نتیجے پیدا ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں جو ایک ہی قصّے کی بار بار تکرار ہوتی ہے۔ دراصل ہر جگہ اس قصّہ سے ایک جدید نتیجہ کی طرف اشارہ مقصود ہوتا ہے۔ اس لئے وہ تکرار غیر مفید نہیں ہوتی۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ یہاں پہنچکر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ تمام انبیاء میں سے صرف چند خاص انبیاء حضرت آدمؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ کے واقعات کا اعادہ کیوں بار بار ہوتا ہے۔ اس کا تحقیقی جواب یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کے اصلی مخاطب صرف چار تھے۔ عموماً عام انسان اور خصوصاً مشرکین عرب۔ یہود اور نصاریٰ۔ عام نوع انسان کی عبرت اور تاثر کے لئے حضرت آدمؑ کے قصّے کی تکرار کی جاتی ہے۔ اور مشرکین عرب حضرت ابراہیمؑ کے بے انتہا گرویدہ اور معتقد تھے۔ اس لئے ان کے لئے حضرت ابراہیمؑ کے واقعات سے۔ اور یہودیوں کے لئے حضرت موسیٰؑ اور نصاریٰ کے لئے حضرت عیسیٰؑ کے قصّوں سے استدلال پیش کیا جاتا ہے۔ اور انہیں چار انبیاء کے قصّے اور نام بار بار آتے ہیں۔ اور چونکہ عرب میں خصوصاً مدینہ میں یہودی زیادہ تر آباد تھے۔ اس لئے حضرت موسیٰؑ کا نام سب سے زیادہ آیا ہے اُن کے بعد مشرکین کا درجہ ہے۔ جن کو حضرت ابراہیمؑ سے تعلق ہے۔ اور آخر میں عیسائی ہیں۔ چنانچہ اس کی تصدیق ذیل کی تفصیل سے ہوگی:۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | حضرت موسیٰؑ کا نام قرآن مجید میں | ایک سو پینتیس مرتبہ آیا ہے۔ (۱۳۵) |
| ۲ | حضرت ابراہیمؑ کا نام قرآن مجید میں | چھیاسٹھ مرتبہ آیا ہے۔ (۶۶) |
| ۳ | حضرت عیسیٰؑ کا نام قرآن مجید میں | چوبیس مرتبہ آیا ہے۔ (۲۴) |

**فرائض و عقائد کی تکرار**

قرآن مجید میں اکثر فرائض و عقائد کا بیان نہایت تکرار کے ساتھ آتا ہے۔ اور یہ دراصل وہی چیزیں ہیں۔ جو بنائے اسلام ہیں۔ اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

ایمان۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ توحید۔ صفات خدا۔ تاکید یادِ خدا۔ اظہار قدرت خدا۔ مذمت شرک۔ قیامت۔ حشر۔ جزا و سزا۔ ذکر موت۔ ذکر دوزخ و جنت۔ مذمت دنیا۔ اخلاق و عمل صالح۔

یہی بیانات ہیں۔ جن کا ذکر قرآن مجید میں ہر جگہ بار بار آتا ہے۔ اور خصوصاً ان میں سے ایمان۔ نماز۔ توحید و مذمت شرک و دوزخ و جنت کا ذکر قرآن مجید میں نہایت کثرت سے ہے۔ جس کا اندازہ ذیل کے بیان سے ہوگا۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | توحید و مذمت شرک و کفر کا ذکر قرآن مجید میں | تین سو چالیس مرتبہ سے زیادہ آیا ہے (۳۴۰) |
| ۲ | ایمان کا ذکر اور حکم کا قرآن مجید میں | تین سو مرتبہ آیا ہے۔ (۳۰۰) |
| ۳ | بہشت کا ذکر قرآن مجید میں تقریباً | ایک سو [illegible] مرتبہ آیا ہے |
| ۴ | دوزخ کا ذکر قرآن مجید میں تقریباً | دو سو مرتبہ آیا ہے (۲۰۰) |
| ۵ | نماز کا ذکر اور حکم قرآن مجید میں | سو مرتبہ سے زیادہ آیا ہے |

شاہ ولی اللہ صاحب نے ان مذکورہ بالا فرائض و عقائد کے متعلق الفوز الکبیر میں ایک بہت دلچسپ بحث لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ خدا نے قرآن مجید میں جن امور کا ذکر کیا ہے۔ وہ دو طرح کے ہیں:۔

اوّل وہ امور ہیں۔ جو محض قانونی اور تشریعی حکم رکھتے ہیں۔ اور جن سے مقصد صرف یہ ہے۔ کہ مخاطب کو اُن کا علم ہو جائے۔ مثلاً طلاق۔ خلع۔ ظہار۔ ایلا۔ وراثت۔ سزائے سرقہ۔ قصاص۔ شہادت۔ سزائے زنا وغیرہ۔

دوم وہ امور ہیں۔ جو قانونی اور تشریعی نہیں۔ بلکہ وہ ایسے عقائد یا اعمال ہیں۔ جن کے متعلق خدا یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ انسان پر چھا جائے۔ انسان میں سما جائے۔ انسان بالکل اس میں رنگ جائے۔ انسان اُن کا سخت معتقد یا پابند ہو جائے۔ خدا ان ہی چیزوں کو بار بار کہتا ہے۔ اور سو سو دفعہ دُہراتا ہے تاکہ مخاطب اس قدر متاثر ہو جائے۔ کہ ہل نہ سکے۔ ایمان۔ نماز۔ یادِ خدا۔ توحید۔ حشر۔ جزا و سزا۔ وغیرہ جن کا ذکر قرآن مجید میں ہر جگہ ہے۔ وہ اسی قسم کے امور ہیں۔ جن کی تکرار سے مقصود یہ ہے۔ کہ یہ چیزیں نفس پر بالکل چھا جائیں۔

اس کی صحیح مثال ہے۔ کہ اگر ہم خیام اور حافظ کو غور سے پڑھیں۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے پاس رندی و عاشقی کے صرف چند مضامین ہیں۔ جن کو وہ الٹ پھیر کر ہمیشہ باندھا کرتے ہیں۔ لیکن جب ہمارے سامنے کوئی شعر اُن کا آجاتا ہے۔ تو ہم اس سے ایک نیا لطف حاصل کرتے ہیں قرآن مجید کی بار بار تلاوت کرنے کا اسلام نے جو حکم دیا ہے اُس کا بھی یہی راز ہے۔

**شاہ صاحب کی اصل عبارت یہ ہے۔**

اگر پرسند مطالب فنون خمسہ چرا در قرآن عظیم مکرر گفتہ شد و بر یک موضع اکتفا نرفت۔ گوییم۔ آنچہ خواہیم کہ سامع را افادہ نماییم دو قسم می باشد۔ تعلیم ما لا یعلم بود۔ پس (غیر معلوم امر کا بتانا ۱۲) مخاطب حکمی را نمی دانست و ذہن او ادراک آن نکردہ بود۔ باستماع این کلام آن مجہول معلوم شود۔ و آن نادانستہ دانستہ گردد و دیگر آنکہ مقصود استحضار صورت آن علم در مدرکہ او باشد تا از آن لذت فراوان گیرد۔ و قوائے قلبیہ و ادراکیہ در آن علم فانی شوند و رنگ این علم بر ہمہ قوی غالب آید۔ چنانکہ معنی شعری را کہ ما آن را دانستہ ایم مکرر می گوییم۔ و ہر بار

لڑتے می یابیم وبریں لذت تکرار آں دوست می داریم۔۔۔

ولہذا در شریعت بہ تکرار تلاوت امر فرمودند۔

(فوز الکبیر مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۸۶ و ۸۷)

یہ جواب حرف بحرف صحیح ہے۔ اور اس پر اب کسی اضافہ کی گنجائش نہیں۔

**لفظی تکرار** قرآن مجید میں لفظی تکرار بھی بہت ہے۔ ایک ایک آئت ایک ہی سورہ میں بیسیوں مرتبہ آتی ہے۔

ایک ہی آئت میں ایک ایک لفظ یکے بادیگرے دُہرا دیا جاتا ہے۔

پہلے ہم الفاظ کے تکرار کو بیان کرتے ہیں۔ اس قسم کی تکرار ہر زبان میں موجود ہے۔ اور اس کو اصطلاح نحو میں تاکید کہتے ہیں۔ ہم ہمیشہ بولتے ہیں۔ دیکھو۔ دیکھو۔ نہیں نہیں۔ نہ بدر نہ بدر۔ اس دوسرے لفظ سے مقصود صرف کلام پر زور ڈالنا ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی جن آیتوں میں اس قسم کی تکرار ہے۔ وہ محض تاکید کے لئے ہے۔ اس تکرار کی چند مثالیں یہ ہیں:۔

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى

ہلاکت ہو تمہارے لئے ہلاکت پھر ہلاکت ہو تمہارے لئے پھر ہلاکت

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔

ہرگز نہیں تم عنقریب جان لوگے پھر ہرگز نہیں تم عنقریب جانوگے۔

عربی اشعار میں بھی اس قسم کی تکرار کی بیسیوں مثالیں ملتی ہیں۔ خنسا کہتی ہے:۔

اردت لنفسی بعض الامور۔ فاولی لنفسی اولی لھا

میں نے اپنے لئے بعض چیزوں کا ارادہ کیا۔ تو ہلاکت ہو میرے نفس کے لئے ہلاکت

فراء نے اس قسم کی تاکید کی مثالیں بہت سی پیش کی ہیں جن کو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

کائن وکم عندی لھم من صنیعۃ۔ ایادی ثنوھا علی واوجبوا

ان لوگوں کے کتنے اور کتنے احسان ہم پر ہیں۔ ایسے احسانات جنکو دوبارہ انہوں نے کئے

دیکھو اس مصرعہ میں الفاظ کی کتنی تکرار ہے۔

کم نعمۃ کانت لکم کم کم وکم

کتنے تمہارے احسانات ہیں کتنے کتنے اور کتنے

ایک عربی شاعر کہتا ہے۔

نعق الغراب ببین لبنی غدوۃ۔ کم کم وکم لفراق لبنی تنعق

کوّے نے صبح کو لبنی کے فراق کی آواز دی۔ اے کوّا تو لبنی کے فراق کی کتنی کتنی دفعہ کتنی آواز

حاصل یہ ہے۔ کہ اس قسم کے تاکیدی الفاظ کی تکرار عربی زبان میں کثرت سے ہے اور قرآن مجید میں بھی یہ اسلوب جابجا استعمال کیا گیا ہے۔

اب صرف ایک بات بیان کرنی اور رہگئی۔ قرآن مجید کے ایک ہی سورہ میں ایک ایک آئت کی تکرار بار بار کی جاتی ہے۔ سورہ الرحمٰن میں فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ [۱] اکتیس مرتبہ ایک ایک آئت کے بعد آیا ہے سورہ مرسلات میں وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ [۲]۔ ایک دو آئت کے بعد گیارہ مرتبہ ہے۔ سورہ قمر میں بھی اسی قسم کی تکرار ہے۔

اس کا جواب مختلف پہلوؤں سے دیا جا سکتا ہے۔

(۱) قرآن مجید میں موثر اسلوب ہر جگہ اختیار کئے گئے جب ہمارا مقصود یہ ہوتا ہے۔ کہ مخاطب کو ہر طرح سے متاثر کردیں۔ تو ہم ایک ایک جملے کو بار بار کہتے ہیں۔ اور مخاطب پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص پر تم نے کثرت سے احسانات کئے۔ وہ اپنے طرز عمل سے ان احسانات کا انکار کرتا ہے۔ تو تُم اس کو اس طرح سمجھاتے ہو۔ تم ہمارے کن کن احسانات کا انکار کروگے۔ کیا ہم نے تُم پر یہ احسان نہیں کیا۔ کہ تم کو رہنے کو گھر دیا۔ کیا یہ احسان نہیں کیا۔ کہ تُم کو روپے دیئے۔ یہ احسان نہیں کیا کہ تُم کو پڑھایا۔

قرآن مجید میں فباى الاء ربكما تكذبان کی تکرار بھی اسی قسم کی ہے۔ دیکھو۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ فِيْهِمَا

جو اپنے خدا سے ڈرا اُس کو دو جنتیں ملیں گی۔ تم اپنے خدا کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے۔ اُن جنتوں میں ہری شاخیں ہونگی۔ تُم اپنے خدا کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے۔ اُن میں دو نہریں بھی جاری

عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔

ہوں گی۔ تم اپنے خدا کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے۔ اُن میں ہر میوہ دو دو قسم کا ہوگا تُم اپنے خدا کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے۔

دوسری جگہ خدا قیامت اور عذاب کا حال بیان فرماتا ہے اور اس وقت منکرین کی افسوسناک حالت سے عبرت دلاتا ہے۔

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ۔ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ۔ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ۔ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ۔ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ۔ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔

دوزخ کے شعلے زرد اونٹوں کی طرح ہوں گے۔ اس دن جھٹلانے والوں پر افسوس ہے۔ یہ وہ دن ہے جسمیں وہ نہ بول سکینگے اور نہ اُن کو اجازت دیجائیگی۔ کہ عذر کریں۔ اس دن جھٹلانے والوں پر افسوس ہے۔ فیصلہ کا دن ہے۔ تُم اور تُمہارے اسلاف کو جمع کردیا ہے۔ اگر تم کوئی تدبیر کر سکتے ہو تو مُجھ سے کرو۔ اس دن جھٹلانے والوں پر افسوس ہے۔

تُم دیکھتے ہو۔ کہ یہ طرز تکرار کس قدر مؤثر ہے۔

(۲) مولانا آزاد بلگرامی نے لکھا ہے۔ کہ عربی کے قصائد اور غزلوں میں ردیف نہیں ہوتی۔ اور نہ دیگر۔۔۔۔۔۔ اصناف سخن مخمس وغیرہ مستعمل ہیں۔ جن میں ایک مصرعہ بار بار آتا ہے۔ قرآن مجید نے عرب کے لٹریچر پر چونکہ بہت سے اصناف سخن کا اضافہ کیا ہے۔ اس لئے سورہ الرحمٰن وغیرہ جو ایک ہی آئت بار بار آتی ہے۔ اُس کو گویا غزل مردف سمجھنا چاہیئے۔ جس میں ایک ہی لفظ ہر شعر کے آخر میں آتا ہے

(۳) شریف مرتضٰی نے تکرار آیات کا بہت اچھا جواب دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عرب کے اصناف سخن میں ایک قسم یہ بھی ہے کہ قصیدہ میں ایک ہی مصرعہ کو بار بار کہنا۔ قرآن مجید گو نثر ہے۔ لیکن اس میں چونکہ عرب کے تمام اصناف کلام موجود ہیں۔ اس لئے بعض سورتوں میں صنف تکرار بھی اختیار کی گئی ہے۔ اس صنف کی مثالیں شعرائے عرب کے یہاں بہت ملتی ہیں۔ شریف مرتضٰی نے چند مثالیں دی ہیں ہم

[۱] خدا کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

[۲] اس دن انبیاء کی تکذیب کرنے والوں پر افسوس ہے۔

اور بھی بہت سی مثالیں پیش کرتے ہیں۔

مہلہل بن ربیعہ ایک مشہور جاہلی شاعر ہے۔ وہ کلیب کے مرثیہ میں لکھتا ہے۔

| | |
|---|---|
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا خاف المغار من المغیر |
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا طرد الیتیم من الجزور |
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا ما ضیم جیران المجیر |
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا رجف العضاۃ من الدبور |
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا خرجت مخبأۃ الخدور |
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا ما اعلنت نجوی الامور |
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا ضاقت رحیبات الصدور |
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا ما خار جار المستجیر |
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا طالت مقاساۃ الامور |
| الا ان لیس عدلا من کلیب | اذا ھبت ریاح الزمھریر |

اسی طرح سے بیس مرتبہ ایک ہی قصیدہ میں ایک ہی مصرع کو دُہرایا گیا ہے۔ دوسری جگہ مہلہل کہتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ذھب الصلح او تردوا کلیبا | او تحلوا علی الحکومۃ حلا |
| ذھب الصلح او تردوا کلیبا | او تذوقوا السیوف وردا انہلالا |

اسی قصیدہ میں چھ مرتبہ یہی مصرع بار بار آیا ہے مہلہل کہتا ہے۔

| | |
|---|---|
| علی ان لیس یوفی من کلیب | اذا قودوا الیک فذا نقاد |
| علی ان لیس یوفی من کلیب | لا عطاء الطرائف والتلاد |

اس قصیدہ میں ایک ہی مصرع کی مہلہل نے تکرار کی ہے۔ حارث بن عبادہ اپنے بیٹے کے مرثیہ میں کہتا ہے۔

| | |
|---|---|
| قربا مربط النعامۃ منی | لقحت حرب وائل عن حیال |
| قربا مربط النعامۃ منی | لیس دون اللقاء من اعتلال |

حارث نے اس مصرعہ کو ایک ہی مرثیہ میں چھ بیس بار دُہرایا ہے مہلہل اس مرثیہ کے جواب میں کہتا ہے۔

| | |
|---|---|
| قربا مربط المشھر منی | کل شقراء واشقر ذی بال |
| قربا مربط المشھر منی | فکلیب شاب منی قذالی |

اس قصیدہ میں بھی ایک مصرعہ چالیس دفعہ دُہرایا گیا ہے لیلیٰ خیلیہ جو امیر معاویہ کے زمانہ کی ایک مشہور شاعرہ عورت ہے توبہ کے مرثیہ میں کہتی ہے۔

| | |
|---|---|
| نعم الفتی یا توب کنت اذا التقت | صدور العوالی واستشال الاسافل |
| ونعم الفتی یا توب کنت ولم تکن | لتسبق یوما کنت فیہ تجادل |

اس مرثیہ میں لیلیٰ نے دو چار مصرعوں کو لیکر پورے قصیدہ میں ان کو دہرائی گئی ہے۔ عمرہ بنت نعمان اپنے شوہر کے مرثیہ میں کہتی ہے

| | |
|---|---|
| وحدثنی اصحابہ ان مالکا ۱؎ | اقام ونادی صحبہ برحیل |
| وحدثنی اصحابہ ان مالکا | ضروب بنصل السیف غیر نکول |

پھر بار بار اسی مصرعہ کو دُہراتی چلی گئی ہے۔

اس قسم کی لفظی اور معنوی تکرار صرف قرآن مجید ہی میں نہیں ہے۔ بلکہ توراۃ میں بھی موجود ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا قصہ توراۃ میں مختلف نتائج کے لئے بیسیوں جگہ آیا ہے لفظی تکرار بھی کثرت سے ہے۔ ایک مقام پر ہے۔

"تم میری سبتوں کی محافظت کرو۔ اور میرے مقدس سے ڈرو۔ میں خداوند ہوں۔ اور تم بھان متی اور جادوگروں پر التفات نہ کرو۔ اور اُن کے طالب ہو کر اُن کے سبب سے ناپاک ہو جاؤ گے۔ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ تو اس کے لئے جس کا سر سپید ہو۔ اُٹھ کھڑا ہو۔ اور بوڑھے مرد کو عزت دے۔ اور اپنے خدا سے ڈر۔ میں خداوند ہوں۔ اگر کوئی مسافر تیری زمین پر تیرے ساتھ سکونت کرے تو اُس کو مت ستا۔ بلکہ مسافر کو جو تمہارے ساتھ رہتا ہے۔ ایسا جانو۔ جیسے وہ تم میں پیدا ہوا ہے اور ایسا پیار کرو۔ جیسا آپ کو کرتا ہے۔ اس لئے کہ تم مصر کی زمین میں پردیسی تھے۔ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ تم انصاف کرنے میں پیمائش کرنے میں تولنے میں ناپنے میں بے انصافی نہ کرو۔ چاہیئے کہ تمہاری پوری ترازو۔ پورے پیمانے۔ پوری دس سیریاں ہوں۔ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ جو تم کو زمین مصر سے نکال لایا۔ سو تم میری ساری شریعتوں اور ساری عدالتوں کی حفاظت کرو۔ اور اُن پر عمل کرو۔ میں خداوند ہوں۔" (احبار باب ۱۹)

۱؎ میں خداوند تمہارا خدا ہوں اس فقرہ کی تکرار احبار باب ۱۹ میں بہت جگہ ہے میں نے صرف آخری حصے لیے ہیں۔

آخر میں ایک بات کہنی اور باقی رہ گئی۔ دشمنان اسلام کا یہ بھی اعتراض ہے۔ کہ سورۃ الرحمٰن میں بعض جگہ فبای آلاء ربکما تکذبان کی تکرار بالکل بے جوڑ معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً

| | |
|---|---|
| یرسل علیکما شواظ من | تم پر آگ پگھلے ہوئے تانبے کا شعلہ بھیجا |
| نار ونحاس فلا تنتصران | جائیگا۔ اور تم بچ کو نہ روک سکوگے |
| فبای آلاء ربکما تکذبان | تم خدا کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے |
| فاذا انشقت السماء | جب آسمان پھٹ جائے گا۔ تو سرخ |
| فکانت وردۃ کالدھان | مثل تیل کے ہو جائیگا۔ تم خدا |
| فبای آلاء ربکما تکذبان | کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے۔ |
| فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ | اُس دن کسی انسان اور جن کا |
| انس ولا جان فبای | گناہ نہ پوچھا جائے گا۔ تم خدا |
| آلاء ربکما تکذبان | کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے |
| یعرف المجرمون بسیماھم | گنہگار اپنی علامت سے پہچان لئے |
| فیؤخذ بالنواصی والاقدام | جائینگے تو سر کے بال اور پاؤں پکڑ کر ڈالے |
| فبای آلاء ربکما تکذبان | جائینگے۔ تم خدا کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے |
| ھذہ جھنم التی یکذب | یہی وہ جہنم ہے۔ گنہگار انکار کرتے |
| بھا المجرمون یطوفون | تھے۔ اس آگ اور گرم پانی درمیان |
| بینھا وبین حمیم آن | طواف کرو۔ تم خدا کی کن کن |
| فبای آلاء ربکما تکذبان | نعمتوں کا انکار کروگے۔ |

ظاہر ہے کہ ان آیتوں میں جہنم اور دوزخ کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ یہ عذاب ہے۔ نعمت نہیں۔ اس لئے اس کے بعد یہ کہنا۔ کہ تم خدا کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے۔ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔

جمہور مفسرین نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ جہنم و دوزخ گو خود نعمت نہیں ہیں۔ لیکن جہنم و دوزخ کے حالات بیان کر کے انسان کو عبرت دلانا ایک نعمت ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ یہ جواب کس قدر تاویل بارد ہے۔ ہمارے نزدیک اس کا اصلی جواب یہ ہے۔ کہ جہنم و دوزخ گو خاص خاص گنہگار افراد انسان کے لئے نعمت نہیں ہے۔ لیکن عام نوع انسان کے لئے خدا کا دوزخ کو پیدا کرنا بھی ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ جس کے خوف سے مجرم انسان صالح ہو جاتا ہے۔

اس کا دوسرا جواب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس سورہ میں

قرآن مجید نے جس صنف کلام کا استعمال کیا ہے۔ اُس میں یہ بھی اعجاز معجز ہے۔ کہ گو اس مکرر مصرعہ کو جو ہر شعر میں آتا ہے۔ دوسرے مصرعہ سے تعلق نہ ہو (بلکہ پہلے مصرعوں سے تعلق ہوتا ہے) مگر پھر بھی اُس کو دُہرا دیتے ہیں۔ مہلہل کے مذکورہ بالا قصیدہ کے دو شعر سند میں پیش ہیں۔

قربا مربط المشهر مني ۔۔۔ لیت شعری وذلك انعم حال

مشہر (گھوڑے کا نام) کا اصطبل میرے قریب لاؤ ۔۔۔ کاش میں جانتا اور یہ بہتر حالت ہے

قربا مربط المشهر مني ۔۔۔ من یکون الغداة رهن العوالی

مشہر کا اصطبل میرے قریب لاؤ ۔۔۔ کہ کل کون نیزوں کی نذر ہوگا

دیکھو ان دو شعروں میں پہلے مصرع کو دوسرے مصرع سے تعلق نہیں۔ اور نہ تیسرے مصرع کو چوتھے مصرع سے تعلق ہے بلکہ دوسرے مصرع کو چوتھے مصرع سے تعلق ہے۔ مگر پھر بھی کرر مصرع کو مہلہل نے دونوں شعروں میں دُہرا دیا۔

قرآن مجید میں بھی اس موقع پر گو دوزخ و جہنم کے ذکر کو فبای آلاء ربکما تکذبان سے تعلق نہیں بلکہ اس کے ماقبل اور مابعد سے تعلق ہے۔ مگر پھر بھی اُس کو دہرا دیا گیا۔ تاکہ سلسلہ تکرار ٹوٹنے نہ پائے۔

علوم قرآن دراصل ایک غیر محدود شے ہے۔ اس قسم کے نکتے صرف اس دریا کے چند حباب ہیں۔

سید سلیمان

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## تصدیق المسیح

سُن اے امرتسری نادان بے پیر ۔۔۔ خلافِ حق ہے تیری ساری تحریر

خدا کا بندہ ہے جس کی آپ تطہیر ۔۔۔ مقام اوست ایں از راہ تحقیر

بزور دانش رسولاں ناز کردند

یہوداں را بتو ہمراز کردند

## حضرت اقدس علیہ السلام کی ۷۹ سال کی عمر کا ثبوت

### ایک سخت دشمن کا اقرار ہے!

آج منگل کا دن اور ۲۶ - جنوری ۱۹۰۹ء ایک بجے بعد دوپہر کا وقت ہے۔ جبکہ خداوند قدیر و نصیر کے فضل و کرم سے مجھے اپنے ایک احمدی عزیز بھائی چوہدری غلام قادر صاحب قانونگو بندوبست ضلع دہلی کے پاس سے ایک کتاب ملی جس کا نام "اعاذۂ رحمانی ردّ وساوس قادیانی" معروف بہ اشاعت السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۵ مطبوعہ ۱۸۹۳ء مصنفہ مولوی محمد حسین بٹالوی ہے۔ اس کے صفحہ ۵۵ پر سرسری ورق گردانی کرتے ہوئے جو نظر پڑی۔ تو مندرجہ ذیل ثبوت نسبت عمر مبارک حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملا جس کو پڑھ کر مجھے اسقدر خوشی حاصل ہوئی۔ کہ میرا دل ہی جانتا ہے۔ اور میری روح سجدات شکر الٰہی بجا لائی۔ نہ اس لئے کہ خدانخواستہ مجھے یا کسی متقی دیندار فرد سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حضور پُرنور کی عمر مبارک کے متعلق کوئی شبہ یا شک تھا۔ کہ وہ آپ کی عمر الہام الٰہی کے خلاف کم وبیش ہوئی ہے۔ بلکہ اس لئے خوشی ہوئی۔ کہ امرتسری متکبر جیسے بدبخت اور خبیث طبع کے لئے یہ ایک کاری حربہ ہے جو اس کے روحانی باپ کی طرف سے اُس پر چلایا جا چکا اور اس کی روک تھام اس کے پاس کچھ نہیں۔ امید ہے کہ امرتسری کاذب اور اس کے ہم جنس اس نصرت غیبی کو دیکھ کر زندہ در گور یا مردہ بدست زندہ ہو جاویں گے۔ اور یہ تو محال ہے۔ کہ ایسے روسیاہ کچھ فائدہ حاصل کرکے اپنے حبط اعمال کا موجب نہ بنیں۔ وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر ہمیشہ "کسمت موسلا" کے نعرے بلند کئے جائیں گے۔ گو خدا کی طرف سے وعدہ سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم الآیۃ" کا پورا ہوتا ہوا بھی دیکھتے رہیں۔ میں نے خدا سے قوت و توفیق حاصل کرکے ایک مدلل و مکمل کتاب موسومہ "منتہی الکلام فی وفات المسیح علیہ السلام" تیار کی ہے جو چھپ رہی ہے۔ اور عنقریب انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہوگی۔ اس میں بٹالوی۔ بھوپالوی۔ دہلوی۔ گولڑوی۔ امرتسری۔ سیالکوٹی۔ میرٹھی۔ چکڑالوی۔ حائری۔ لاہوری۔ وغیرہ جملہ مخالفین کے دلائل حیات مسیح و جوابات اور وفات مسیح کا ایسا لاجواب اور باصواب فیصلہ ہوگا۔ جو بائد و شائد ہی ہوگا۔ امرتسری مفسد کا جس طرح تعاقب کیا گیا ہے۔ اور اس کی تفسیر ثنائی وغیرہ کتابوں سے جس طور پر اس کی علمی پردہ دری ہوئی ہے۔ وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ثناء اللہ امرتسری کے مقابلہ کی ایک خاص قوت اور طاقت مجھے بطفیل حضرت مسیح الزمان علیہ السلام خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ جس کا شکریہ میری زبان و قلم سے ادا ہونا ناممکن ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد اگر امرتسری میں کوئی غیرت کا مادہ اور شرم کا ذرہ باقی ہوگا۔ تو احمدی پبلک کے سامنے منہ دکھلانے کے قابل نہ رہیگا۔ حضرت اقدس ع کی وفات اور آپ کی دعا فیصلہ حق امرتسری کا ایک عجیب طرز پر اس میں جواب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اب میں وہ مضمون اشاعت السنہ کا دربارہ عمر مبارک نقل کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میاں بٹالوی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک معقول اعتراض متعلق حیات مسیح کا نامعقول جواب دیتا ہوا لکھتا ہے:۔

> "(۳) آنحضرت صلعم کے حضرت مسیح سے پہلے فوت ہو جانے سے آپ کی توہین لازم آتی ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی شخص زندہ نہ رہتا۔ اس توہین کی تجویز کے وقت کادیانی کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ آنحضرتؐ فوت ہو کر زیر زمین مدفون ہیں۔ اور میں زمین پر زندہ پھرتا اور توہین کرتا ہوں۔ اور کیوں ۔۔۔ مر جاتا۔ اور اگر یہ توہین عمر کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے۔ تو کہنا چاہیئے تھا کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی شخص آنحضرت صلعم کی عمر سے زیادہ عمر نہ پاتا۔ اور کادیانی کو چاہیئے تھا۔ کہ آنحضرت صلعم سے اپنی عمر زیادہ نہ ہونے دیتا۔ کچھ کھا کر مر جاوے۔ کیونکہ تریسٹھ برس کا تو وہ ہو چکا ہے"۔ انتہی بلفظہ ص ۵۵

ناظرین یہ نامعقول جواب بٹالوی نے شروع ۱۸۹۳ء میں شائع کیا ہے۔ اور اس وقت وہ حضور مرزا صاحب علیہ السلام کی عمر ۶۳ سال سے زیادہ مانتا ہے۔ گویا ۱۸۹۲ء میں آپ ۶۳ سال کے تھے۔ اور ۱۹۰۹ء تک ۱۶ سال ہوتے ہیں۔ جو ۶۳ سال میں جمع کرنے سے ۶۳+۱۶ = ۷۹ سال

ہو گئے۔ پس اس حساب سے آپ کی عمر مبارک سنہ ۱۹۰۵ء میں [1] ۷۰ سال تھی۔ جو مصداق ہے۔ ۸۰ سال کے قریب والے الہام کی۔ اب میں امرتسری سے پوچھتا ہوں۔ کہ اے دریدہ دہن۔ بتا کہ اب بھی کچھ کسر صداقت مسیح موعود علیہ السلام میں رہ گئی اور عمر کے متعلق اس سے بڑھکر اور بھی کسی ثبوت کی ضرورت ہے جو ایک ایسی قلم سے نکلا ہے۔ جس قلم نے سوائے حق کی مخالفت کے الا ماشاءاللہ کوئی حرف بھی نہیں لکھا۔ اور اگر اس شہادت کو بھی تو نے قبول نہ کیا۔ تو سخت ناخلف ہوگا۔ کیونکہ یہ تیرے روحانی باپ کی شہادت ہے اور اس زمانہ کی جبکہ تجھ کو روحانی فرزندی سے عاق نہیں کیا تھا۔ فافہم وتدبر ولا تکن من الجاہلین۔

عاجز قاسم علی احمدی از دہلی غلام غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# الوصیت کا کچھ اقتباس

حوادث اور زلازل کا عالمگیر نشان چاہتا ہے کہ الوصیت کا کچھ اقتباس یہاں دیا جاوے۔ ناظرین توجہ سے پڑھیں۔ ایڈیٹر

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی۔ اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے۔ خدا اُن پر رحم کریگا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے۔ کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کرلیں گے۔ اور اُن راہوں کو اختیار کریں گے۔ جو خدا کو پسند ہیں اُن کو کچھ خوف نہیں۔ اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ مَیں نے تجھے بھیجا۔ تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔ اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا[*]۔ میں تجھے برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی۔ اور فرمایا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو۔ تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے۔ کہ آسمان کچھ دکھا دے۔ اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے۔ اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی۔ اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئینگی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہتا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی[**]۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے۔ کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدے کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں۔ فوت ہو گئے۔

---

[*] اگر دُنیا کی آنکھ کُھلتی۔ تو وہ دیکھتے کہ میں صدی کے سر پر ظاہر ہوا۔ اور چہارم حصّہ کے قریب اب تک چودھویں صدی بھی گذر گئی۔ اور احادیث کے مطابق عین میرے دعوے کے وقت رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا۔ اور طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی۔ اور زلزلے بھی آئے اور آئیں گے مگر افسوس اُن پر جنہوں نے دُنیا سے پیار کیا اُنہوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ منہ

[**] (ترجمہ)۔ خدا نے لکھ رکھا ہے۔ کہ وہ اور اُس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ

---

[1] اس الہام عمر ۸۰ سالہ کے متعلق رسالہ زیر تالیف میں انشاءاللہ ایک سیر کن بحث لکھنے کا ارادہ ہے۔ فانتظروا۔